

غدير اور اخوت اسلامي

<"xml encoding="UTF-8?">

کيا غدير کے ساتھ اتحاد اسلامي ممکن ہے ؟

غدير يا اس سے متعلق حديث يا واقعات پر تبصرہ يا تذکرہ بعض حضرات کو منافي اتحاد نظر آتا ہے ، بہت سے ذہنوں ميں یہ بات بھی آتی ہو گی کہ غدير کے ذکر کے ساتھ یہ اتحاد جو مختلف اسلامي فرقوں ميں ، ہم وجود ميں لانا چاہتے ہيں ، کيسے ممکن ہو سکتا ہے ، غدير کا نام لیتے ہی فکر بعض جہات و جوانب کی جانب متمرکز ہو جاتی ہے جس کے بعد يا جس سے ہٹ کر گفتگو ممکن نہيں رہتی۔

کيا واقعاً ایسا ہے ؟ نہيں ایسا نہيں ہے اور اگر فرض کر لیں کہ ایسا ہو بھی تو جو لوگ اس طرح کے اعتراضات کرتے ہيں اصل ميں وہ اتحاد کے مفہوم اور معنا سے کما حقہ آشنا نہيں ہيں ۔ اتحاد کا مقصد اور ہدف اسلامي فرقوں کے درميان مشترک عقائد و مسائل پر ہمفکری و ہماہنگی پیدا کرنا ہے نا کہ ایک دوسرے کے اوپر اپنے فرقے کے مخصوص عقائد و احکام تھوپنا ۔

اتحاد کا مطلب یہ ہر گز نہيں ہے کہ شيعہ اتحاد کی دعوت دے کرسنيوں کو اپنا ہم مسلک وہم عقيدہ بنانا چاہتے ہيں يا سنی اگر اتحاد کی راہ ميں قدم بڑھا رہے ہيں تو اسکا مطلب یہ ہے کہ وہ شيعوں کو مذہب اہل سنت ميں شامل کرنا چاہتے ہيں ۔

اتحاد ، اسلامي امتوں کے مشترکہ عقائد و احکام و مسائل کے ذريعہ انہيں ایک پليٹ فارم پر جمع کرنے کا نام ہے ۔ تمام مسالک و مذاہب ایک دوسرے کے مشترک مسائل کا مطالعہ کریں تاکہ اس سے آگے کے مراحل کے سلسلے ميں ایک دوسرے کے ساتھ مفاہمت پیدا کرنے کے لئے بيٹھ سکیں ۔ مشترکات کو جاننے اور سمجھنے کے بعد دلوں ميں نرمی پیدا ہونے کا امکان ہے ایک دوسرے کے مذاہب و مسالک کے غائر مطالعہ سے انہيں ان کے نظريات ، ان کے دلائل کو سمجھنے ميں آسانی ہو گی جب یہ علمی و تہذيبی و ثقافتی فضا ہموار ہو جائے گی تو نفرت و دل آزاری ميں کمی ہونا طبعی امر قرار پائے گا ۔ مثلاً امت اسلاميہ شيعوں پر الزام لگاتی ہے کہ یہ متعہ کے نام پر زنا کرتے ہيں ۔ تقیہ کے نام پر جھوٹ بولتے ہيں ۔ مٹی کو سجدہ کرتے ہيں ۔ قبروں پر نماز پڑھتے ہيں ۔ قبروں کو پکی اور سونے چاندی کی بناتے ہيں ۔ حضرت علی۔ کی نبوت کے قائل ہيں ۔ جبرئیل نے نبوت (معاذاللہ)مولائے کائنات۔ کو دينے کو بجائے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دے دی و.....

اس طرح کے ڈھیروں الزامات اور اتہامات ہيں جو شيعوں پر لگائے جاتے ہيں ، بلکہ نہيں صرف شيعوں پر نہيں ، یہ اور اس طرح کے الزامات ہر فرقہ دوسرے فرقے پر لگاتا ہے ، بعض اوقات تو نوبت الزام کی منزل سے آگے نکل کر قتل و غارت گری تک پہنچ جاتی ہے ۔ اکثر و بیشتر ایک فرقہ دوسرے فرقے پر کفر و الحاد کے فتویٰ لگانے سے بھی نہيں چوکتا ، آج حالت یہ ہے کہ سارے مسلمان ایک اللہ کو ماننے ، ایک رسول کی رسالت کی گواہی دينے ، ایک قبلہ کی طرف سجدہ کرنے ، ایک کتاب کو ماننے اور اس پر عمل کرنے کے باوجود ایک دوسرے پر کفر کا فتویٰ لگاتے ہيں ۔ اسلامي تعليمات کے برخلاف ایک دوسرے سے سوء ظن کرتے ہيں ، بھائی چارگی اور اخوت کا اظہار کرنے کے بجائے نفرت و کینہ کا اظہار کرتے ہيں ۔ ایک ساتھ ایسے بيٹھتے ہيں جيسے مسلمان بھائی کے ساتھ نہيں کسی کافر و منافق کے ساتھ بيٹھے ہيں ۔ دلوں ميں بغض رکھنا عام ہے گفتگو اور عمل ميں سوء ظن کرنا

معمولی بات ہے ۔

الزام تراشی اور دل آزاری گناہ تصور نہیں کیا جاتا ۔ ایک دوسرے کے بزرگان کی توبین پر خوش ہوتے ہیں ۔ اگر ایک کسی توبین کرے تو جواب میں دوسرا توبین کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے ۔

کیا یہی اسلامی تعلیمات تھیں جو پیغمبر اسلامؐ اپنے ساتھ لیکر آئے تھے ؟ کیا یہی اسلام تھا جس نے دنیا میں انقلاب برپا کر دیا تھا؟ کیا یہی اسلام تھا جس نے سیاہ و سفید کو ایک دوسرے کا عزیز ، ایک دوسرے کا بھائی بنا دیا تھا ؟ کیا یہی اسلام تھا جو حضرت جبرئیل لے کر آئے تھے ؟ کیا یہی وہ اسلام تھا جو لوگوں کے دلوں کو مسخر کر لیا کرتا تھا ؟ کیا یہی وہ اسلام تھا جس نے اعلیٰ و ادنیٰ ، امیر و غریب، عربی و عجمی کے فرق کو ختم کر دیا تھا ؟ کیا یہی وہ اسلام تھا جس کی ترویج کی خاطر پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام زحمتوں اور مشکلوں کو تحمل کیا تھا ؟ کیا یہی وہ اسلام تھا جس کی خاطر مولائے کائنات نے اپنے اوپر ہونے والے مظالم پر صبر کر لیا اور اس کی راہ میں اپنے مفاد کو قربان کر دیا اور اپنے حق سے دستبردار ہو گئے ؟ اپنے دل کو خون کرنا گوارا کر لیا مگر آہ نہ کی و.....

خلاصہ یہ کہ پیغمبر اسلام اور مولائے کائنات نے جس اسلام کے لئے اپنے حقوق کی قربانی دی ، آج ہمیں اس کی عظمت رفتہ کے لئے کو ششیں کرنی ہیں اور اس کے لئے راہ ہموار کرنی ہے تاکہ اس کے تحقق کو ممکن بنایا جا سکے ۔

غدير، ان منجملہ اباحت میں سے ایک ہے جو مختلف مذاہب اسلامی کے درمیان ہمیشہ موضوع سخن رہا ہے ، اتحاد کے زمرہ میں اور اس کے تحقق کی راہ میں دو باتوں کا لحاظ کرنا ناگزیر ہے ان میں سے کوئی بھی دوسرے کی بھینٹ نہیں چڑھنا چاہئے ۔ ایک تو حفظ اتحاد و اخوت امت اسلامی ، دوسرے حفظ اصل اسلام ۔ یقیناً تمام مسلمانوں کا فریضہ ہے کہ دین اسلام کی حفاظت کریں ، اس کو فروغ دیں اس کو فروغ دینے کی راہ میں ہمارے دوش پر بھاری ذمہ داریاں عاید ہوتی ہیں ، یہ بات بھی پیش نظر ہونی چاہئے کہ مسلمانوں کے دشمن مشترک ہیں اور ان سب کا ہدف اصل اسلام کو صفحہ ہستی سے مٹانا ہے ۔ لہذا ہمیں متحد ہو کر اسلام و امت اسلامی کا دفاع کرنا چاہئے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم اپنے دوسرے اہم فرائض کو نظر انداز کر دیں ، دوسرے مسائل کو اتحاد کو اصل بنا کر اس پر قربان کر دیں ۔

غدير کی اصل و اساس اور اس کے واقعہ کو مسلمانوں کے ذہنوں میں زندہ کر کے ، انہیں اس کی اصل سے آگاہ کر کے ہم ایک فریضہ مذہبی کی ادائیگی سے سرفراز ہو سکتے ہیں ۔ عوام الناس تک غدير کو پہنچا کر ہم بڑی خدمت انجام دے سکتے ہیں ۔ امت اسلامی میں ایک کثیر تعداد ایسی ہے جسے یا غدير کا علم نہیں ہے یا یہ علم اتنا کم رنگ ہے کہ اس کی واقعی اور حقیقی تصویر ابھر کر سامنے نہیں آتی، یہ بات سبب بنتی ہے کہ وہ اس کی طرف متوجہ نہ ہوں اور نہ ہی کسی رغبت کا اظہار کریں ، جس کے نتیجہ میں وہ دوری جو صدیوں سے حائل ہے اس کا سلسلہ دوام پیدا کرنے لگتا ہے ۔ اور جو لوگ غدير سے واقف ہیں ، حدیث غدير یا واقعہ غدير کا مطالعہ کر چکے ہیں انہیں اس سلسلہ کی غلط بیابیاں ، غلط تاویلات، غلط تفسیر حقیقت سے منحرف کر دیتی ہے ، ہمارا فریضہ یہ ہے کہ ہم ان کے ان شبہات کو دور کریں ، ان کے انحراف کے رخ کو موڑیں اور انہیں خالص اور اصل غدير کا منظر دکھائیں ۔ اس کے سیاق و سباق اور اس کے اطراف و جوانب سے آگاہی، دلوں کو زندہ کرنے ، ان میں امیدوں کی تجلی روشن کرنے اور اپنے دین و مذہب کی طرف راغب ہونے کی صلاحیت بیدار کرسکتی ہے ۔ غدير کی تصویر، غدير کا تصور، غدير کی عملیاتی و تجزیاتی فکر، تشیع کی حقانیت کا ثبوت پیش کر سکتی ہے ۔ غدير پر توجہ، غدير کا مطالعہ اور غدير کو اتحاد کا موضوع بنا کر، ہم غدير کے لئے نہایت خدمت انجام دے سکتے

ہیں۔ غدیر کے ساتھ اتحاد کا مطلب یہ ہے کہ ہم انہیں غدیر کے موضوع پر ساتھ میں مل کر کام کرنے کی دعوت دیں ، انہیں غدیر کے منابع کی طرف تشویق کریں ، انہیں اس سے آگاہ کریں ، اس پر ان کے اپنے نقطہ نظرات کو بیان کرنے کو کہیں اور شیعہ نقطہ ہای نظر کو ان کے سامنے پیش کریں اور ظاہر ہے کہ یہ اتحاد تب ہی ممکن ہو سکتا ہے جب ہم تعصب کی عینک اتار کر دلوں میں اسلامی اخوت کا چراغ روشن کر کے ، اسلام کو دشمن کی سازشوں سے محفوظ رکھنے کے لئے نرم دل اور کھلے ذہن کے ساتھ مل جل کر ایک ساتھ قدم اٹھائیں۔ ممکن ہے یہاں پر یہ سوال پیش آئے کہ جب ہمیں معلوم ہے کہ غدیر کے ذکر کے ساتھ اور تاریخ بھی اس بات کی شاہد ہے کہ پیغمبر اسلام کو اس بات کا بخوبی علم تھا کہ اتحاد کا متحقق ہونا ممکن نہیں ہے کیونکہ بنی امیہ حضرت علی۔ اور بنی ہاشم کے شدید اور سخت مخالف ہیں۔ نبی اکرم کو احساس تھا کہ بنی امیہ مولائے کائنات۔ کی ولایت کو آسانی سے قبول نہیں کریں گے مگر آپ پھر بھی مختلف مقامات پر اعلان فرماتے رہے اور یہ مسئلہ ہماری راہ میں رکاوٹ نہیں بننا چاہئے کہ ہمارے اہل سنت برادران کبھی بھی اس دعوت کو قبول نہیں کریں گے؟ جواب نہایت واضح و روشن ہے اور وہ یہ کہ پیغمبر اسلام نے حق و حقانیت کو بیان کرنے میں اہمال یا سہل انگاری سے کام نہیں لیا اور ملامتوں کی پرواہ نہ کی ، بلکہ آپ نے اپنی ۲۳ سالہ حیات مبارک میں ہر موقع پر ، ہر طرح سے ولایت کے سلسلہ کا تعارف کرایا اور اسے لوگوں کے سامنے پہنچایا۔ آپ کو یقیناً اس بات کا علم تھا کہ آپ کی وفات کے بعد لوگ اس مسئلہ میں اختلاف کریں گے۔ مگر ان سب کے باوجود آپ مسئلہ غدیر اور مسئلہ ولایت و امامت کو بیان فرماتے رہے۔ اور جیسا کہ قرآن مجید کا ارشاد ہے کہ ”و ما علینا الا البلاغ“ اور پیغمبر کا فریضہ پہنچا دینا ہے۔ اور امام امت حضرت امام خمینی کا ایک جملہ بھی نہایت مشہور ہے کہ ہمارا فریضہ ابلاغ کرنا اور پہنچا دینا ہے ، انجام اور نتیجہ سے ہمیں سروکار نہیں ہونا چاہئے۔ انجام خداوند عالم کے ہاتھ میں ہے اور صرف وہ ہے جسے غیب کا اور اپنی مصلحت کا علم ہے۔

آخر میں خداوند عالم سے دعا ہے کہ وہ ہمیں غدیر کی معرفت عطا کرے ، امامت کی معرفت عطا کرے ، اپنی حجت اور امام زمانہ۔ کی معرفت عطا کرے ، ان کے ظہور میں تعجیل فرمائے کہ ان کا ظہور غدیر کے تحقق اور مستضعفین جہان کی آخری امید ہے۔

والسلام علی من اتبع الهدی